مقالات

قرآن مجید کا رسم الخط

از جناب مولنا عبد القدیر صاحب صدیقی

"اس مقالہ میں جناب مولنا عبد القدیر صاحب صدیقی نے قرآن مجید کے رسم الخط کی اصلاح و ترقی کے لیے چند تجاویز پیش کی ہیں۔ مصر ترکی اور ہندوستان کے مختلف مصاحف میں جن مختلف رسوم خط الخط کی پابندی کی گئی ہے ان سب کی خصوصیات پر نظر ڈالکر مولنا نے ایک ایسا رسم اختیار کیا ہے جس میں سب کی مفید خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں۔ اگر اہل علم حضرات اس پر غور کر کے اپنی اپنی تجاویز پیش کریں تو اس رسم الخط میں مزید اصلاح ہو سکتی ہے اور پھر ہندوستان میں اسی رسم کو جاری کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے"

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔ قرآن شریف الواح میں لکھا ہوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ملا بلکہ آپ نے جبریل امین کی زبان سے سنا اور اپنی امت کو سنایا۔ حضرت کے زمانے ہی میں حضرت کے حکم سے قرآن شریف لکھا گیا مگر متفرق طور پر کہیں کاغذ پر کہیں پتوں پر کہیں شانے کی ہڈیوں پر۔ مگر حافظ قرآن بکثرت تھے ان میں سے ممتاز جن سے قرآن شریف کی روایت ہے حسب ذیل ہیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ جو کاتب وحی رسول اللہ تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جنگ مسیلمہ میں حفاظ قرآن بہت شہید ہوئے تو انہوں نے تمام نوشتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان نوشتوں کو ایک مصحف کی صورت میں ترتیب دیا۔ اور ان کی سات نقلیں کر کے مختلف ممالک میں روانہ کیں ابتدائی زمانہ میں نہ رسم الخط درست تھا نہ قرآن شریف کو اعراب لگا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے پڑھا اِنَّ اللہ برئٌ من المشرکین ورسولِہ بجسر لام حالانکہ قرآن شریف میں وَرَسُوْلُہٗ ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نحو کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو متوجہ کیا اور حضرت علیؓ نے ابوالاسود دُئلی کو چند اصولی قواعد سنا کر قواعد نحو جمع کرنے کے لیے حکم دیا۔

مسلمانوں نے قرآن شریف کی حفاظت میں اتنی سعی و کوشش کی کہ لاکھوں حافظ اور لاکھوں ہی اس کے قاری ہیں کسی آیت کی کمی و زیادت تو کجا، زیر زبر کی غلطی تو کہ ہر قلقلہ و ہمس۔ اخفا، اظہار، ادغام وغیرہ صفات میں بھی فرق نہیں آسکتا۔ مراکو سے چین تک صحیح قرآن شریف پڑھنے والے سب قاف کو مستعلیہ اور با قلقلہ ہی پڑھیں گے۔ لحن چاہے بدلا ہوا ہو۔ مگر تلفظ سب کا ایک ہوگا۔ یہ تو صوت اور تلفظ قرآن کی حفاظت ہے۔

قرآن شریف کے خط کی اتنی حفاظت کی گئی کہ بیان کر دیا گیا کہ اس میں الف کتنے ہیں اور با کتنے ہا کتنے ہیں اور یا کتنے۔ کس لفظ پر قرآن شریف نصف ہوتا ہے (کہف میں وَلْيَتَلَطَّفْ پر)۔ تین روز میں قرآن پڑھنا چاہیں تو روز کتنا پڑھنا چاہیے۔ (منزل فیل یعنے فاتحہ۔ یونس نقمان)۔ ایک ہفتہ میں قرآن ختم کرنا چاہیں تو روز کتنا پڑھنا چاہیے۔ (فمی بشوق یعنے فاتحہ مائدہ۔ یونس۔ بنی اسرائیل۔ شعراء والصّٰفّٰت، قاف (ق)۔ مہینے بھر میں پڑھنا چاہیے تو کتنا پڑھنا چاہیے۔ (۱) الم (۲) سیقول۔ ۳۰ پارے۔

مسلمانوں نے حضرت عثمان کے زمانے میں لکھے ہوئے قرآن شریف کے رسم الخط کی تقلید کا

اہتمام کیا کہ کسی قسم کا فرق ہونے نہیں دیا۔ البتہ ترکوں کے ہاں ایک قرآن طبع ہوا ہے جس میں رسم الخط قرآنی کا اتباع نہیں کیا گیا ہے بلکہ جس طرح تلفظ ہوتا ہے اُسی طرح لکھا ہوا ہے۔

مطبوعہ ہند اور سلطنت مصریہ کے زیر نگرانی جو قرآن شریف طبع ہوا ہے، ان میں تلاوت کرنے والے کے لیے بڑی بڑی سہولتیں پیدا کی گئی ہیں۔ حالانکہ رسم مصحف عثمانی کی پوری پابندی کی گئی ہے۔

یہ بات بھی واضح رہے کہ قرآن شریف کو مشکل باعراب حجاج بن یوسف ثقفی نے لکھوا کر شائع کرایا جو عبدالملک کا سپہ سالار اعظم تھا۔ یہ اس شہور ظالم کی ایک ایسی نیکی ہے جو قیامت تک رہے گی۔

اب میں اہل ہند و عرب و سلطنت مصریہ کے زیر نگرانی جو قرآن شریف طبع ہوئے ہیں! ان کے اختلافات کو بیان کرتا ہوں

(۱) ا۔ الف ہمیشہ ساکن بے ضغطا ور بغیر زبان کے جھٹکے کے نکلتا ہے اگر کسی الف نما حرف پر جزم دیکھو تو اس کو ہمزہ سمجھو جیسے ہندی ان یشا کو اہل مصر اس طرح لکھتے ہیں اُن یشآء یہ چیز قابل تقلید ہے۔

(۲) الف زائد کبھی رسم الخط میں کوئی علامت نہیں رہتی مگر الف رہتا ہے جیسے ملک کہ وہ مالک ہے۔ اہل ہند میم پر کھڑا زبر دیتے ہیں۔ مٰلک۔ اور مصری سلطانی قرآن شریف میں میم کے زبر کے ساتھ چھوٹا الف لکھتے ہیں۔ مَٰلك۔

(۳) کبھی الف زائد ہوتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا جیسے ثمود ا لاأذ بحنه عام قرآن شریفوں میں اس امر پر متنبہ کرنے کے لیے کوئی علامت نہیں۔ البتہ یسرنا القرآن کے قرآن شریف میں غیر ملفوظ الف پر کہیں کہیں چلیپا بنایا ہے مثلاً لا اْذ بحنہ مصری قرآن شریف میں گول صفر ہر جگہ دیا گیا ہے۔ ثَمُودَاْ لَاْاَذْبَحَنَّهٗ جو قابل تقلید ہے۔

(۴) کبھی و لکھا جاتا ہے اور الف پڑھا جاتا ہے جیسے الصلوٰۃ ہندی رسم الصلوٰۃ مصری رسم الصَّلٰوۃ۔

(۵) کبھی ایک شوشہ یا دندانہ ہوتا ہے۔ اور الف پڑھا جاتا ہے جیسے۔ مکیل ہندی رسم میکٰیل هوٰنہٗ۔ مصری میکٰیل۔ هَوٰنهُ۔

(۶) کبھی وصل کی حالت میں صرف فتحہ پڑھا جاتا ہے۔ اور وقف کی حالت میں الف پڑھا جاتا ہے جیسے۔ انا۔ لکنا۔ سلا۔ سلا۔ مصری مصحف میں اس کی علامت لمبا صفر دیا گیا ہے جیسے۔ اناْ۔ لٰکِنَّاْ۔ سَلَا۔ سِلٰاْ جو قابل تقلید ہے۔

(۷) کبھی الف یا واو یا یا لکھی نہیں جاتی مگر پڑھی جاتی ہے۔ جیسے ہندی لٰا الف مصری لٰای لٰفِ۔ ہندی بہٖ مصری بِهٖ۔ ہندی لہٗ مصری لَهٗ۔ ہندی النبیین مصری النَّبِیّٖنَ۔ ہندی داؤد مصری داوٗد۔

(۸) ہمزہ وصل حالت وصل میں گر جاتا ہے اور بوقت ابتدا متحرک و باقی رہتا ہے۔ رسم ہندی میں ہمزہ وصل وصل میں گر گیا ہو تو اس پر حرکت نہیں دیتے۔ اگر ابتدائے آیت میں ہو تو اس کو حرکت دیتے ہیں۔ رسم مصری میں ہمزۂ وصل پر (ص) کی علامت دیتے ہیں اور حمیدیہ مصحف میں ہر جگہ سرخ حرکت بھی دیتے ہیں۔ ہندی الحمد للہ رب العلمین مصری حمیدی الحمد للہ رب العالمین۔ ہندی الرحمٰن الرحیم۔ مصری حمیدی الرحمن الرحیم۔

(۹) مد دو طرح پر ہے (۱) مد متوسط کی علامت یہ ہے اور مد طویل کی علامت یہ ہے مگر اس کی پابندی کوئی نہیں کرتا حتی کہ مصری مصحف میں بھی دونوں کی علامتوں میں تمیز نہیں۔

(۱۰) نون ساکن قبل حروف یرملون۔ نون ساکن حروف یرملون میں مدغم ہوتا ہے۔ اس حرف پر شد دیا جاتا ہے۔ جیسے ہندی رسم میں۔ خشب مُسَنَّدَةٌ۔ غفورا رحیما مصری رسم میں خُشُبٌ

مسندہ۔ غفوراً رحیما۔ یومئذٍ ناعمہ۔ اعراب اس طرح دیتے ہیں ـــً ـــٍ معلوم ہے کہ غیر را ولام میں غنہ رہتا ہے۔ لہذا اس کی علامت (غ) بھی ضرور ہے۔

(۱۱) نون ساکن قبل حروف حلقی مظہر رہتا ہے۔ وہاں کسی علامت کی ضرورت نہیں لہذا مصری اعراب اس طرح ہے ـــً ـــٍ

(۱۲) نون ساکن قبل حروف غیر حرف حلقی و یرملون میں صرف بمبئی کے ایک قرآن شریف میں اخفا کی علامت (خ) لکھی ہوئی ہے۔ اور دوسرے مصاحف میں کوئی علامت نہیں ہے۔ مصری میں ـــً ـــٍ میری رائے میں بمبئی کے قرآن شریف کا اتباع ضروری ہے۔

(۱۳) نون ساکن قبل با میم ہو جاتا ہے لہذا اس کی علامت چھوٹی م ہے جیسے من بعد انبئت ہندی الیمٌ ابما مصری الیم بما۔

(۱۴) میم قبل با میم ساکن قبل با میں بھی غنہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پر بھی (غ) کی علامت ہونی چاہیے

(۱۵) میم۔ اگر میم مشدد ہو تو غنہ پیدا ہوتا ہے جیسے ثمّ۔ عمّ۔ بمبئی کے ایک قرآن میں جہاں جہاں غنہ پیدا ہوتا ہے اس حرف پر (غ) کی علامت دی گئی ہے۔ عام طور پر یہ علامت نہیں ہوتی جو ضروری ہے۔

(۱۶) بعض دفعہ رفع اجتماع ساکنین کے خیال سے نون تنوین کو متحرک کر دیتے ہیں اس کے لئے عرب و مصر کے مصاحف میں کچھ انتظام نہیں مصاحف ہند میں اس طرح ہے اور ہونا بھی چاہیے مبینِ اقتلو تدیرنِ الذی۔ اس نون کو اہل ہند نون قطنی کہتے ہیں۔

(۱۷) غیر با، مدور پر فتحہ کے ساتھ تنوین ہو تو وقف کی حالت میں الف سے بدل جاتی ہے اور اسی لیے اس کے ساتھ الف بھی لکھتے ہیں۔ جیسے۔ شیئا۔ شیئاً بعض دفعہ الف نہیں ہوتا وہاں علامت کی ضرورت ہے مثلاً (فا) یا جیسے ضحیً۔ نساءً۔ مصلیً وغیرہ۔

(۱۸) ت ۔ ۃ تا کہیں دراز ہے کہیں گول ۔ دراز ہر تا پر وقف کرنا چاہیے ۔ گول پر ہ مطابع ہندیں اس کی کماحقہ تحقیق نہیں کی جاتی مطبع نظامی کے قرآن شریف میں املا رقرآنی کو حاشیہ پر فارسی زبان میں لکھا ہے ۔

(۱۹) بعض دفعہ لکھا ہوا (ص) رہتا ہے اور ص سے س یا دونوں جائز ہیں مگر ص اولی ہے جیسے یبصّط فی الخلق ۔ یصّطہ ان میں س کا تلفظ ہے ۔ المصیطرون (س ۔ ص) دونوں صحیح ہیں مگر (ص) اولی ہے مگر یہ مصری مصحف میں ہے ہندی مصحفوں میں اس کا انتظام نہیں ۔ صرف بعض کے اوپر س لکھدیتے ہیں میری رائے میں تقلید مصری ضروری ہے ۔

(۲۰) بعض مقامات میں رائے پہلے کسرہ عارضی یا اس کے بعد حرف مستعلیہ ہو تو را مفخم پڑھی جاتی ہے ۔ میری رائے میں ایسے را پر (ف) لکھنا چاہیے ارجعوا مرصاد ۔

(۲۱) روایت حفص میں ایک جگہ امالہ ہے امالہ کی علامت ۵ بسم اللہ مجریها ۔ یہ علامت صرف مصحف مصری میں ہے ۔ میری رائے میں (امالہ) لکھدینا چاہیے ۔

(۲۲) روایت حفص میں ایک جگہ اشمام ہے اشمام کی علامت مالک لا تامنا علی یوسف یہ اشارہ صرف مصحف مصری میں ہے میری رائے میں شم لکھنا چاہیے ۔

(۲۳) روایت حفص میں ایک جگہ تسہیل ہے تسہیل کی علامت ءأعجمی و عربی یہ اشارہ مصحف مصری میں ہے میری رائے میں (تسہیل) لکھدینا چاہیے ۔

(۲۴) حفص کی روایت میں چند ہی جگہ سکتہ صحیحہ ہے اور ہندی مصاحف میں بہت جگہ سکتہ لکھا ہوا ہے جو درست نہیں ۔ لہذا ان مقامات میں (سکتہ صحیح) لکھنا چاہیے ۔ اور باقی تمام مقامات میں سکتہ کا لفظ نہ لکھنا چاہیے ۔

(۲۵) عموماً قرآن شریف میں یومئذ ہے صرف دو جگہ یومئذ ہے اور عموماً حیلہ ہے ایک جگہ

فیہ یا فیہٖ ہے اور عموماً علیہ ۔ ہے اور ایک جگہ علیہُ ہے ان سب مقامات میں ایک خط کھینچ دیا جائے تو تیز پڑھنے والا متنبہ ہو جائے گا ۔ کیونکہ تیز پڑھنے والے کی زبان حسب عادت چل جاتی ہے ۔ یومئذ ۔ فیہ ۔ علیہ نیز ہر اس جگہ کہ آدمی بے توجہی سے غلطی کرتا ہے بخیال تنبیہ اس پر خط کھینچنا بہتر ہے ۔

(۲۶) وقف کے علامات بلا تحقیق لکھے جاتے ہیں مصحف مصری علامات وقف بڑے اہتمام سے مجلس علماء و قرار کے تصفیہ کے بعد لکھتے ہیں ۔ میری رائے میں مصری علامات وقف پر اعتماد کرنا چاہیئے ۔

(۲۷) ہندی مصاحف میں رکوع کی علامت (ع) ہے مثلاً ع (۲) سورت سے دوسرا رکوع ہے ۔ (۲۰) اس رکوع میں بیس آیتیں ہیں ۔ (۴) پارے سے چوتھا رکوع ہے میری رائے میں رکوع کا ہونا ضرور رہے ۔

(۲۸) آیات کا نمبر مصری مصحف میں ہے اور بعض ہندی مصحف میں بھی ہے ۔ میری رائے میں آیت کا نمبر دینا بھی ضروری ہے ۔

(۲۹) مصحف ہندی میں ہر پارہ یا جزو ابتدا صفحہ سے لکھتے ہیں ۔ تاکہ کئی آدمی مل کر ختم کر سکیں مصحف عرب میں اس پر کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا ۔ میری رائے میں مصحف ہند کا اہتمام ضروری ہے ۔

(۳۰) عربی مصاحف میں جزو کو (مقرا) میں تقسیم کیا گیا ہے غیث النفع وغیرہ میں اس کے جاننے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ لہذا حسب مصحف مصری مقرا بھی لکھا جائے ۔

میں نے تمام مختار علامات کے ساتھ جو مصحف ہندی و مصری سے جمع کئے گئے ہیں چند سورتیں اور آیات لکھی ہیں تاکہ قرآن شریف تلاوت کرنے والوں کو ان سے جو سہولت ہوتی ہے اس کا اندازہ ہوسکے ۔